© rasailojaraid.com

اوقاتِ صلوٰۃ برائے اعلیٰ عرض البلد

ڈاکٹر طارق منیر

اوقاتِ صلوٰۃ

اوقاتِ صلوٰۃ ابتدا اور انتہا، دونوں کے بارے میں واقفیت اہلِ اسلام کے لیے بنیادی اہمیت کی حامل ہے۔ نمازوں کا ٹھیک وقت پر ادا کیا جانا نہایت ضروری ہے، ہر نماز کے لیے ایک وقت متعین ہے اسی کے اندر وہ ادا ہوسکتی ہے۔ نماز اور روزے کے اوقات جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق قائم فرمایا ہے، اساسی طور پر مشاہدات پر مبنی ہیں۔

منطقہ حارّہ میں واقع ممالک کی حد تک "جھٹ پٹے" کا مشاہدہ چنداں مشکل نہیں ہے اس لیے کہ مطلع صاف رہتا ہے اور گرما اور سرما کے نقطۂ انقلاب کے درمیان دن کا طول قابلِ لحاظ حد تک نہیں بدلتا۔ جھٹ پٹا دراصل دن کی روشنی کا وہ جزوی وقت دوران ہے جو قبل غروب و بعد غروب واقع ہوتا ہے۔ اس کا سبب مشاہد کی طرف آفتاب کے نور کا انعکاس اور انتشار ہے جو زمین پر فضا کے باعث اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کہ آفتاب مشاہد کے افق کے نیچے آجاتا ہے۔ غروب آفتاب کے بعد دن کی روشنی کی حدت میں جیسے جیسے آفتاب افق کے نیچے ڈوبتا جاتا ہے اور اس کی روشنی زیادہ اور کم کثافت والی ہوا سے منتشر ہونے لگتی ہے کمی پیدا ہونے لگتی ہے۔ جھٹ پٹے کے مختلف مرحلوں کے درمیان تمیز کی جاسکتی ہے۔

اسی طرح شام کے وقت فلکیاتی جھٹ پٹا اس وقت ختم ہوجاتا ہے جب کہ سورج کا مرکز افق سے ۱۸° نیچے ہوتا ہے اور جب کہ دن کی روشنی کے آخری باقیات بھی نظروں سے اوجھل ہوجاتے ہیں۔ بحری جھٹ پٹا ختم ہوجاتا ہے جب کہ سورج کا مرکز افق سے ۱۲° ہی نیچے ہوتا ہے جب کہ شہری جھٹ پٹا سورج کے مرکز کا افق سے ۶° نیچے ہونے پر ہی اختتام کو پہونچ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاتا ہے۔ یہ وقت کی وہ نچلی حد ہے جو سورج کی روشنی کے بیرونی مصروفیات کے لیے کارآمد ہونے کے کفایت کرتی۔ شکل (۱) مختلف مرحلوں پر جھٹ پٹے کی حدت میں کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ جدول (۱) دیکھئے

جدول (۱) فلکیاتی جھٹ پٹے کا دوران

عرض بلد	خطِ استوار	۵۰° شمال	۶۰° جنوب
سرما کا نقطۂ انقلاب (۲۱ دسمبر)	ایک گھنٹہ ۱۵ منٹ	۲ گھنٹے ایک منٹ	۲ گھنٹے ۴۸ منٹ
نقطۂ اعتدال (۲۱ مارچ و ۲۱ ستمبر)	ایک گھنٹہ ۱۰ منٹ	ایک گھنٹہ ۵۲ منٹ	۲ گھنٹے ۳۱ منٹ
گرمائی نقطۂ انقلاب (۲۱ جون)	ایک گھنٹہ ۱۵ منٹ		

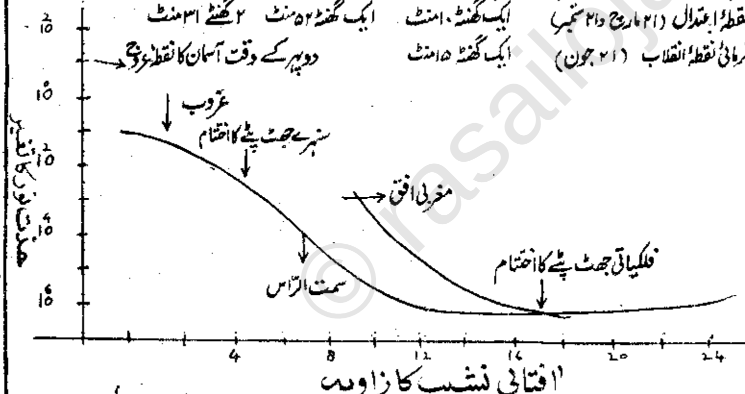

گرما کی مدت کے دوران (۲۱ مارچ تا ۲۱ ستمبر) قطب شمالی کے دائرے اور ۴۸° شمال کے درمیان ایک پٹہ ایسا ہوتا ہے جس میں کوئی حقیقی رات نہیں ہوتی اور جھٹ پٹا طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس پٹہ کی چوڑائی اعظم ترین ہوتی ہے جس میں کوئی حقیقی رات نہیں ہوتی (یعنی دائری شمالی سے ۴۸° شمال تک) وسط گرما (۲۱ جون) پر اور اقل ترین نقاط اعتدال پر (یعنی ۲۱ مارچ اور ۲۱ ستمبر کو)۔ جدول (۲) اونچے عروض البلد پر "غیر معمولی" وقت دوران کو ظاہر کرتا ہے۔

جدول (۲)

شمالی عرض بلد (ڈگری میں)	حقیقی رات کے عدم وجود کی مدت
۵۰	۱۱ جون تا یکم جولائی
۵۱	۲۵ مئی " ۱۷ جولائی
۵۲	۲۱ مئی " ۲۴ جولائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵۳	۱۵ مئی	تا	۲۷ جولائی
۵۴	۱۳ مئی	"	۳۱ جولائی
۵۵	۹ مئی	"	۳ اگست
۵۶	۵ مئی	"	۹ اگست
۵۷	یکم مئی	"	۱۱ اگست
۵۸	۲۹ اپریل	"	۱۵ اگست
۵۹	۲۵ اپریل	"	۱۷ اگست
۶۰	۲۱ اپریل	"	۲۴ اگست

اوپر جو تفصیلات اور وضاحتیں پیش کی گئی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ سطح زمین پر دن کی روشنی کے آخری باقیات فلکیاتی جھٹ پٹے کے خاتمے پر پہونچتے ہیں اور یہ اسں وقت واقع ہوتا ہے جب کہ سورج کا نشیب افق سے °۱۸ پر ہوتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے بموجب عشاء کا وقت جھٹ پٹے کے خاتمہ پر شروع ہوتا ہے۔ صبح کے اولین اوقات میں صبح صادق کے آغاز پر سحر کا وقت ختم ہوکر فجر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

اب جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ان مہینوں میں جب کہ کوئی حقیقی رات کا وجود ہی نہیں ہوتا اور جھٹ پٹا طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ عشاء کے آغاز اور فجر کے آغاز کے تعین کے لیے کیا معیار اختیار کیا جائے۔ اسں تعلق سے ہم مولانا قاسمی صاحب کے ارشادات کو نقل کرتے ہیں جو انھوں نے اپنی کتاب "برطانیہ میں جھٹ پٹے کے صحیح اوقات" میں درج کیے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں"...... یہ سمجھ لینا چاہیے کہ نبی کریمؐ نے جن امور میں کوئی ٹھوس راہِ عمل کا تعین نہیں فرمایا ہے انھیں وہ اصول جن کو ابتدائی فقہاء نے اور بعد کے ماہرینِ اصولِ فقہ نے تدوین کیا ہے وہ محض تقریبی ہوں گے مطلق نہیں" بہرحال اونچے عرض البلد پر چوں کہ گرمی کے مہینوں میں حقیقی رات کا وقوع بھی نہیں ہوتا کوئی نہ کوئی حل خواہ کتنا ہی تقریبی کیوں نہ ہو دریافت کرنا ضروری ہے۔

حسب ذیل حل اس "غیر معمولی" مدت کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) نزدیک ترین دن (اقرب الایام)

یہ اصول حنفی مکتب خیال کے فقہاء کا ہے۔ اسں کی رو سے ان مقامات کے لیے جہاں جھٹ پٹا ختم نہیں ہوتا اسں غیر معمولی مدت کے لیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سحر کا وہی وقت دیا جائے گا جو اُس آخری دن تھا جبکہ جھٹ پٹا ختم ہوا۔ مثلاً ابرڈین میں وہ آخری دن جبکہ جھُٹ پٹا رات میں ختم ہوا اور صبح (ایک بج کر ۲۰ منٹ پر) شروع ہوا ۳۰ اپریل ہے۔ اس لیے اس غیر معمولی مدت کے دوران (یعنی یکم مئی سے ۱۲ اگست تک) سحر کی حد ایک بج کر ۲۰ منٹ صبح ہوگی۔

(۲) نزدیک ترین عرض بلد (اقرب البلد)

یہ اصول شافعی مکتب خیال کے فقہاء کا ہے۔ اس میں ۴۸° عرض بلد پر جھُٹ پٹے کے آغاز اور طلوعِ آفتاب کے اوقات کا فرق محسوب کیا جاتا ہے۔ یہی فرق سحر کے اختتام اور طلوعِ آفتاب کے درمیان اس مقام کے لیے ملحوظ رکھا جاتا ہے جہاں سحر کا وقت حساب کرنا ہوتا ہے۔

(۳) وسطِ شب (نصف اللیل)

یہ اصول متاخرین سے منسوب ہے۔ غروب آفتاب سے طلوعِ آفتاب تک کا وقت دو نصفوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ پہلا نصف "رات" متصور ہوتا ہے اور دوسرا نہار۔

(۴) رات کا ۱/۷ حصہ، سبع من اللیل

یہ اصول بھی متاخرین کا ہے۔ غروب آفتاب اور طلوعِ آفتاب کے درمیان وقفہ کو سات حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس مدت کے ۱/۷ حصہ میں جو غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے اس بات کی سفارش کی جاتی ہے کہ لوگ سحری کھا سکتے ہیں۔ اس طرح طلوعِ آفتاب سے قبل رات کا ۱/۷ حصہ سحر کی مدت ہوگی۔ مثال کے طور پر ابرڈین میں ۶ مئی کو غروب آفتاب کا وقت ہے ۹ بج کر ۴۰ منٹ اور دوسرے دن طلوع آفتاب کا وقت ہے ۵ بج کر ۴ منٹ غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک کا وقت ۴۸۰ منٹ ہوتا ہے۔ اس کا ۱/۷ تقریباً ۶۹ منٹ ہوتا ہے۔ اس طرح ۷ مئی کو انتہائی وقت سحر ۳ بج کر ۵۵ منٹ ہوگا۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ اس 'غیر معمولی' مدت کے دوران مذکورہ بالا چار اصولوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کی اصولِ فقہ اسلامی میں گنجائش رکھی گئی ہے تاکہ انتہائی وقتِ سحر اور ابتدائے وقت فجر کا تعین کیا جا سکے۔ ذیل میں "اوقاتِ صلوٰۃ" کے تعین کا اصول بیان کیا جائے گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اختتام سحر اور آغاز فجر کا وقت

جیسا کہ اوپر بحث کی جا چکی ہے کہ تمام نمازوں کے اوقات میں یہی ایک وقت اونچے عرض البلد پر حقیقی رات کے عدم وجود کے باعث سب سے زیادہ مشتبہ ہے۔ اس لیے کسی مقام کے لیے اوقاتِ صلوٰۃ اور اوقاتِ سحر کی سالانہ تقویم کی تیاری میں پہلا قدم "معمولی" اور "غیر معمولی" اوقات کا معلوم کیا جانا ہے (دیکھئے جدول ۲)

"معمولی" اوقات میں (ان دنوں جب بعد غروب سورج افق سے ۱۸° نیچے واقع ہوتا ہے اور پھر طلوع سے قبل افق سے ۱۸° نیچے ظاہر ہوتا ہے) سحر کے خاتمہ کا وقت وہی ہے جس پر فلکیاتی جھٹ پٹا ظاہر ہوتا ہے۔ البتہ "غیر معمولی" اوقات میں مذکورہ بالا چار اصولوں میں سے کوئی ایک اصول اپنایا جا سکتا ہے۔

وقتِ ظہر

وہی آن جب سورج مشرقی نصف کرہ سے مغربی نصف کرہ (زوال) میں حرکت کرتا ہے، وقتِ ظہر ہے۔ عام رواج یہ ہے کہ اصل وقت میں ۵ تا ۱۰ دقیقوں کا احتیاطاً اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

وقتِ عصر

عصر کا وقت امام مالکؒ، امام شافعیؒ، اور امام احمد بن حنبلؒ کے مطابق وہ وقت ہے جبکہ ایک انتصابی ڈنڈے کا سایہ اس کے طول، جمع نصف النہار کے وقت کے سایہ کے برابر ہو۔ البتہ حنفی فقہاء کے نزدیک یہ وہ وقت ہوتا ہے جب کہ سایہ کا طول نصف النہار کے وقت کے سایہ جمع دو چند ڈنڈے کے طول کے برابر ہوتا ہے۔

وقتِ مغرب

یہ غروبِ آفتاب کا وقت ہوتا ہے۔

وقتِ عشاء

حنفی مسلک کی رو سے عشاء کا وقت فلکیاتی جھٹ پٹے کے اختتام سے شروع ہوتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔ **شفق ابیض:** تمہید میں یہ بتلادیا گیا ہے کہ یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ سورج کا نشیب اُفق سے ۱۸° پر ہوتا ہے۔ شافعی فقہاء کے نزدیک جو اصول، تسلیم شدہ ہے وہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز اس وقت پڑھی جاسکتی ہے جبکہ غروبِ آفتاب کے بعد آسمان پر جو سُرخی چھا جاتی ہے وہ غائب ہوجائے۔

مولانا ظفر احمد تھانویؒ نے اپنی کتاب "عماد الاحکام" میں جو اردو میں لکھی گئی ہے آسمان کی سُرخی کے غائب ہوجانے کی بابت یوں لکھا ہے "..... شافعی اور دیگر ائمہ کے مطابق عشاء کا وقت، آسمان کی سرخی کے غائب ہونے پر شروع ہوجاتا ہے اور یہ غروب آفتاب کے ایک گھنٹہ گزر جانے کے بعد واقع ہوتا ہے"۔

ایک روسی طبعیات داں جی۔ وی روزن برگ نے 'جھٹ پٹے' کے عنوان پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جس میں ان نتائج کو پیش کیا گیا ہے جو مختلف آفتابی نشیبوں اور ملحقہ آسمانی رنگتوں کی تبدیلیوں پر برسہا برس کے مشاہدات پر مبنی ہیں۔ روزن برگ نے واضح طور پر دکھلایا ہے کہ فلکیاتی جُھٹ پٹے کے آخری باقیات اس وقت ختم ہوجاتے ہیں جب سورج اُفق سے ۱۸° نیچے ڈوب جاتا ہے۔ "جُھٹ پٹے کے منظر" کے تحت جو عنوان ہے، اس میں یہ لکھتا ہے "جب سورج اُفق سے ۱۰ تا ۱۵° کے نشیب پر آجاتا ہے تو بالائی فضاء کی اندرونی چمک کی نہیں ستاروں کی روشنی کے ساتھ ظاہر ہونے لگ جاتی ہیں اور روشنی کے بتدریج وہ حالات پیدا ہوجاتے ہیں جو زات سے موسوم ہیں۔ وہ آگے لکھتا ہے "بالآخر بحری جھٹ پٹا فلکیاتی جھٹ پٹے کو راستہ دیتا ہے جو اس وقت تک جاری رہتا ہے تاآنکہ سورج افق سے ۱۸° نیچے آکر بالآخر رات طاری ہوجاتی ہے۔ اس مدت کے دوران روشنی کے حالات بمشکل رات سے ممیز ہوتے ہیں اگرچہ کہ آسمان ابھی خاصہ روشن رہتا ہے جو فلکیاتی مشاہدات میں رکاوٹ بننے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ روزن برگ نے جُھٹ پٹے کی تخمین کردہ حدتوں کو بھی بیان کیا ہے جو مدنی جھٹ پٹے کے ختم پر (سورج کا نشیب ۶°)، بحری جھٹ پٹے کے ختم پر (سورج کا نشیب ۱۲°) اور فلکیاتی جُھٹ پٹے (سورج کا نشیب ۱۸°) پر واقع ہوتے ہیں۔ اس کے لیے علی الترتیب اعداد ہیں ۵-۲ لکس، ۶…۰۰ لکس اور ۶…۰۰ لکس ہیں۔ تقابل کے لیے دن کی روشنی کی حدتوں کو بھی نصف النہار اور بہ وقت غروب دیا جاتا ہے۔ یہ بالترتیب ۲۰۰۰۰ لکس اور ۲۲۰ لکس ہوتے ہیں۔ بالفاظ دیگر جھٹ پٹے کی تنویر میں کمی غروب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آفتاب کے بعد...... ہم گنا ہوتی ہے یا نصف النہاری آسمان کی ستر ملین گنا۔ اگرچہ کہ حدتِ نور میں کمی مذکورہ بالا واقعات میں عمل میں آتی ہے تاہم اس قابل لحاظ کمی کو انسانی آنکھ ایک لوکارتمی دریافت کنندہ کی حیثیت سے پہچان جاتی ہے ایسے موقع پر ہم سب رب العزت کی حمد وثنا کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ فبای الاء ربکما تکذبٰن۔ روزن برگ نے آسمان کی سرخی کے مسئلہ کی بھی تحقیق کی ہے۔ اس نے طیف پیماؤں کے ذریعہ پیمائش کر کے بتلایا ہے کہ آفتابی افق °۱۴ یا اس سے زیادہ کے آفتابی نشیبوں پر سرخ ہو جاتا ہے۔ اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ جھٹ پٹے کے آخری باقیات اس وقت غائب ہو جاتے ہیں جبکہ سورج افق سے °۱۸ نیچے اتر آتا ہے اور سابقہ بحثوں کے نتائج کے پیش نظر کہ جھٹ پٹے کی حدت تنویز بحری (°۱۲) اور فلکیاتی (°۱۸) کی حدود میں گھٹتی ہے اس امر کی سفارش کی جا سکتی ہے کہ °۱۵ کے اطراف سورج کے نشیب کو "شفق احمر" کے تعین کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس مرحلہ پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ گرما کے مہینوں کی شدت کے دوران عشاء کے وقت کے تعین کا کیا معیار ہونا چاہیے جبکہ اونچے عرض البلد پر افق سے °۱۵ نیچے بھی غروب ہو نہیں پاتا؟ مثلاً ابرڈین کے عرض البلد پر ۲۱ مئی اور ۲۱ اگست کو سورج کا نشیب افق سے °۱۲ہوتا ہے جبکہ ۲۱ جون کو اس کے متناظر جو نشیب ہے وہ °۹-۴ کا ہے۔ ان حالات میں ڈیوزبری مسجد کے مولانا قاسمی نے عشاء کا وقت غروب آفتاب کے ایک گھنٹہ بعد تجویز کیا ہے۔ یہی وقت دورِ جدید کے ماہرین فقہ اسلامی نے بھی مقرر کیا ہے۔

شفق احمر کا اصول امام شافعی اور دیگر اماموں کا پیش کردہ ہے۔ ایک اور اصول بھی ان ہی حضرات سے موسوم ہے وہ یہ کہ مغرب کا وقت محدود ہے اور بنا بریں ختم ہو جاتا ہے اس مدت کے دوران جو اذان کے دیے جانے اقامت اور سات رکعتوں کی ادائی کے لیے درکار ہے۔

(انگریزی مقالہ کا اردو ترجمہ: ڈاکٹر سید محفوظ علی)

تشریح وتوضیح

جناب ڈاکٹر حسن الدین صاحب

جناب طارق منیر (عثمانیہ) اس وقت ابیرڈین یونیورسٹی میں میکانیکل انجینیرنگ کے لکچرر ہیں اور سورج سے توانائی ان کی تخصیص ہے۔

© rasailojaraid.com